عید الاضحیٰ کے موقع پر خصوصی اشاعت

کپورے اور اوجھڑی وغیرہ کے بارے میں علمائے کرام و مفتیان عظام

کا

متفقہ فیصلہ

اوجھڑی کا مسئلہ

مرتبہ

مولانا اعجاز احمد نوری

(انڈیا)

ناشر

تنظیم الھجویر، پاکستان

مدینہ لائبریری رجسٹرڈ
مدینہ سنٹر بیت نمبر ۱۵/۸ ۔ مین بازار

عید الاضحیٰ کے موقع پر خصوصی اشاعت

کپورے اور اوجھڑی وغیرہ کے بارے میں علمائے کرام و مفتیان عظام

کا

متفقہ فیصلہ

اوجھڑی کا مسئلہ

مرتبہ

مولانا اعجاز احمد نوری
(انڈیا)

ملنے کے پتے

۱۔ تنظیم الہجویریہ پاکستان مرکزی دفتر ایچ ۳۶۷، اکبری منڈی لاہور
۲۔ ادارہ معارف نعمانیہ ۳۲۳۔ شاد باغ لاہور
دو روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیجکر طلب فرمائیں

نگاہِ اوّلیں

مسلمانوں میں بعض غلط مسئلے رائج ہو کر اس طرح عام ہوگئے ہیں کہ عوام تو عوام بعض خواص بھی اسے غلط ماننے کو تیار نہیں۔ مثلاً خطبہ کی اذان مسجد کے اندر منبر سے قریب دو تین ہاتھ کے فاصلہ پر کہنا خلاف سنت اور بدعت سیئہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے دور میں خطبہ کی اذان خارج مسجد دروازہ ہی پر ہوا کرتی تھی مگر ہٹ دھرم اسے خلاف سنت اور بدعت سیئہ ماننے کو تیار نہیں۔ اسی طرح بمبئی وغیرہ بعض شہروں میں جنازہ کی نماز داخل مسجد رائج ہے جس کا ناجائز و مکروہ تحریمی ہونا تمام کتب فقہ میں مذکور ہے مگر مسجدوں کے امام خارج مسجد نکل کر جنازہ پڑھانے کو تیار نہیں۔ اسیطرح اوجھڑی کا کھانا بعض علاقوں میں رائج ہوگیا ہے حالانکہ اس کا ناجائز ہونا دلائل شرعیہ سے ثابت ہے مگر بعض پڑھے لکھے لوگ بلا کسی دلیل کے اوجھڑی کو جائز کہتے ہیں اور ناجائز کہنے والوں کو جاہل و گنوار بناتے ہیں اس لئے ہم اوجھڑی کے بارے میں ملک کے مقتدر علماء کرام و مفتیان عظام کے فتاوے یکجا کر کے شائع کر رہے ہیں تاکہ حق اچھی طرح واضح ہو جائے اور مسلمان اوجھڑی کھا کر گنہگار ہونے سے بچ جائیں۔ وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ۔

اعجاز احمد نوری امجدی منزل اوجھا گنج ۴ رجادی الاولیٰ ۹۹ھ

فتویٰ غازی ملت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد محبوب علی خانصاحب قبلہ رضوی لکھنوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

خطیب سابق سنی بڑی مسجد مدنپورہ بمبئی

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اوجھڑی اور آنتوں کا کھانا جائز ہے یا نہیں۔؟ فقط والسلام مع الاحترام

چنو قریشی بھاؤپور پوسٹ اٹوا ضلع بستی

الجواب:۔ اللّٰھم ھدایۃ الحق والصواب۔ اوجھڑی اور آنتوں کا کھانا ناجائز ہے۔ واللہ تعالیٰ ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔

پہلی اشاعت میں لفظ "نا" رہ گیا تھا۔ لہٰذا ناظرین ضرور تصحیح کرلیں۔

فقط۔ فقیر ابوالظفر محب الرضا محمد محبوب علی قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی غفرلہ سنی بڑی مسجد مدنپورہ بمبئی ۸ یکم ذی الحجہ سنہ ۱۳۸۲ھ

(منقول از استقامت ہفتہ وار کانپور جلد ۲ ع ۴۹ جمعہ ۳ ربیع الآخر سنہ ۱۳۸۳ھ مطابق ۲۳ اگست سنہ ۱۹۶۳ء)

فتویٰ حضرت علامہ مولانا مفتی سید محمد افضل حسین صاحب قبلہ مع تصدیق حضور مفتی اعظم ہند قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ

مرکزی دار الافتاء بریلی شریف

حضرت مفتی صاحب قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ

السلام علیکم۔ رسالہ اعلیٰ حضرت میں آپ کا تحریر فرمودہ ایک فتویٰ شائع ہوا کہ حلال جانوروں میں بائیس چیزوں کا کھانا جائز نہیں جن میں سے اوجھڑی اور آنتیں بھی ہیں ہمارے علاقہ میں لوگ عام طور سے اوجھڑی اور آنتیں کھانا جائز سمجھتے تھے اور بعض لوگ اب بھی انھیں جائز بتاتے ہیں اور فتویٰ دکھانے پر نہیں مانتے ان سے متعلق فقہائے کرام کی اصل عبارتیں مع حوالہ نقل فرمائیں تاکہ جائز بتانے والوں کو خاموش کیا جا سکے۔

المستفتی محمد اسحاق عفی عنہ

۱۲ ر رمضان المبارک سنہ ۸۲ھ

الجواب: طحطاوی علی الدر میں ہے قال ابو حنیفۃ اما الدم فحرام بالنص واکرہ الباقیۃ (المرارۃ والمثانۃ والحیاء والذکر والانثیین والغدۃ) لانہا مما تستخبثہ الانفس قال تعالیٰ ویحرم علیہم الخبائث کرش وامعاء مثانہ سے اگر خباثت میں زائد نہیں تو کسی طرح کم بھی نہیں مثانہ اگر معدن بول ہے شکنبہ ور ودہ

مخزن فرث ہیں۔ اب چاہے دلالۃ النص سمجھئے یا اجراء علت منصوصہ کرش وامعاء یعنی اوجھڑی اور آنتوں کا کھانا جائز نہیں۔ ھذا خلاصۃ ما فی الفتاوی الرضویۃ، واللہ تعالیٰ اعلم

مفتی سید محمد افضل حسین غفرلہ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم — دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی

فقیر مصطفےٰ رضا قادری غفرلہ — ۱۰ر شوال ۱۳۸۲ھ

الجواب حق وصواب۔ محمد مظفر احمد برکاتی رضوی

مفتی جامعہ مظفریہ برکات العلوم داتا گنج۔ بدایوں شریف

۵ار ذی الحجہ ۹۸ھ

الجواب صحیح۔ ملک محمد اسلام بستوی مدرس الجامعۃ العربیہ احسن المدارس نئی سڑک کانپور

فتویٰ حضرت علامہ مولانا مفتی قاضی محمد عبدالرحیم صاحب قبلہ

مفتی مرکزی دارالافتاء منظر اسلام بریلی شریف

مع تصدیق حضور مفتی اعظم ہند قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اوجھڑی اور آنتوں کا کھانا کیسا ہے؟ اگر مکروہ تحریمی اور ناجائز ہے تو

دلیل بالتفصیل تحریر فرمائیں۔

المستفتی عرفان احمد اوجھا گنج ضلع بستی

الجواب:۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ویحرم علیھم الخبائث یہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گندی چیزیں حرام فرمائیں گے اور خبائث سے مراد وہ ہیں کہ سلیم الطبع لوگ جن سے گھن کریں اور انھیں گندی جانیں امام اعظم ہمام اقدم سیدنا ابو حنیفہ رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ اما الدم فحرام بالنص واکرہ الباقیۃ لانھا مما تستخبثھا الانفس قال تعالیٰ ویحرم علیھم الخبائث اس سے معلوم ہوا کہ حیوان ماکول اللحم کے بدن میں جو چیزیں مکروہ ہیں ان کا مدار خبث کی بنا پر ہے اور حدیث میں مثانہ کی کراہت منصوص ہے اور بیشک اوجھڑی اور آنتیں مثانہ سے اگر خباثت میں زائد نہیں تو کسی طرح کم بھی نہیں بلکہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے گردہ کو ناپسند فرمایا اس بنا پر کہ گزرگاہ بول ہے تو پھر اوجھڑی اور آنتیں کیوں نہ مکروہ ہوں گی اسی بنا پر اعلیحضرت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کرش اوجھڑی اور امعا یعنی آنتوں کے مکروہ ہونے کا حکم فرما کر فرماتے ہیں اب چاہے دلالۃ النص سمجھے خواہ اجرائے علت منصوصہ اور مثانہ کی کراہت سے مراد کراہت تحریم ہے۔ تنویر الابصار میں ہے کرہ تحریما من الشاۃ سبع الخ درمختار میں فرمایا قیل تنزیھا والاول اوجہ ردالمحتار میں ہے ظاھر اطلاق المتون ھو الکراھۃ اور مزید تفصیل کے لئے رسالۂ مبارکہ المنح الملیحہ فیما نھی عن اجزاء

الذ بیحۃ مطالعہ فرمائیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

کتبہ

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم
فقیر مصطفےٰ رضا قادری غفرلہ

رضوی دارالافتاء بریلی شریف
۱۱ ربیع الاول ۸۶ھ

فتویٰ حضرت علامہ مولانا مفتی سید محمد افضل حسین صاحب قبلہ

سابق مفتی مرکزی دارالافتاء منظر اسلام بریلی شریف

سوال :۔ بدن حیوانی ماکول اللحم میں کیا کیا چیزیں ناجائز اور مکروہ تحریمی ہیں مفصل و مدلل جواب تحریر فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

المستفتی

انوار احمد، امجدی منزل اوجھا گنج ضلع بستی۔

الجواب :۔ سات چیزیں تو حدیثوں میں شمار کی گئی ہیں۔ (۱) مرارہ یعنی پتہ۔ (۲) مثانہ یعنی پھکنا۔ (۳) حیا یعنی فرج۔ (۴) ذکر۔ (۵) انثیین دونوں خصیے یعنی کپورے (۶) غدہ (۷) دم یعنی خون مسفوح

اخرج الطبرانی فی المعجم الاوسط عن عبد اللہ بن عمرو

ابن عدی والبیھقی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما

کان رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یکرہ من الشاۃ سبعًا المرارۃ والمثانہ والحیاء والذکر والانثین والغدۃ والدم وکان احب الشاۃ الیہ مقدمہا۔ ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا خون تو حرام ہے کہ قرآن عظیم میں اسکی تحریم منصوص ہے اور باقی چیزیں میں مکروہ سمجھتا ہوں کہ سلیم الطبع لوگ ان سے گھن کرتے ہیں اور انھیں گندی سمجھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ویحرم علیھم الخبٰئث یعنی یہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں پر گندی چیزیں حرام فرمائے گا حاشیہ علامہ طحطاوی میں ہے قال ابوحنیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اما الدم فحرام بالنص واکرہ الباقیۃ لانہا مما تستخبثہا الانفس قال اللہ تعالیٰ ویحرم علیھم الخبٰئث اسی طرح ینابیع میں ہے کما سیاتی اور مختار اور معتمد یہ ہے کہ کراہت سے مراد کراہت تحریمی ہے یہاں تک کہ امام ملک العلماء ابوبکر مسعود کاشانی قدس سرہ نے بلفظ حرمت تعبیر کی بدائع الصنائع پھر عالمگیری میں ہے اما بیان ما یحرم اکلہ من اجزاء الحیوان فسبعۃ الدم المسفوح والذکر والانثیان والقبل والغدۃ والمثانۃ والمرارۃ تنویر الابصار میں ہے کرہ تحریما من الشاۃ سبع الخ درمختار میں ہے قیل تنزیھا والاول اوجہ ردالمحتار میں ہے وظاھر اطلاق المتون ھو الکراھۃ اھ مغنی المستفتی عن سوال المفتی میں ہے المکروہ تحریما من الشاۃ

سبع الخ ساٹ تو بہت کتب مذہب متون وشروح وفتاویٰ میں مصرح اور علامہ قاضی بدیع خوارزمی صاحب منیۃ الفقہا وعلامہ شمس الدین محمد قہستانی شارح نقایہ اور علامہ سیدی احمد مصری محشی درمختار وغیرہم علماء نے دو چیزیں اور زیادہ فرمائیں۔ (۸) نخاع الصلب یعنی حرام مغز اس کی کراہت نصاب الاحتساب میں بھی مصرح ہے۔ (۹) گردن کے دو پٹھے جو شانوں تک ممتد ہوتے ہیں اور فاضلین اخیرین وغیرہما نے تین اور بڑھائیں۔ (۱۰) خون جگر۔ (۱۱) خون طحال۔ (۱۲) خون گوشت یعنی دم مسفوح نکل جانے کے بعد جو خون گوشت میں رہ جاتا ہے۔ بحر المحیط میں ہے۔ الغدۃ والذکر والانثیان والمثانۃ والعصبان الذان فی العنق والمرارۃ ودم الکبد یکرہ اھ ملخصًا۔ جامع الرموز میں اس کے بعد ہے وکذا الدم الذی یخرج عن اللحم والکبد والطحال۔ ذبائح الطحطاوی میں ہے الذکر والانثیان والمثانۃ والعصبان الذان فی العنق والمرارۃ تحل مع الکراھۃ وکذا الدم الذی یخرج عن اللحم والکبد والطحال دون الدم المسفوح وحل الکراھۃ تحریمیۃ اوتنزیھیۃ قولان اھ۔ مسائل شتی میں ہے وزید نخاع الصلب۔ اقول باللہ التوفیق وبہ الوصول الی اوج التحقیق علماء کی ان زیادات سے ظاہر ہو گیا کہ سات میں حصر مقصود نہ تھا بلکہ صرف باتباع نظم حدیث ونص

امام ان پر اقتصار واقع ہوا اور علمائے زائدین نے بھی قصد استیعاب نہ فرمایا۔ یہ امر انھیں عبارات مذکورہ سے ظاہر اور اس پر دوسری دلیل واضح یہ کہ جگر وطحال وگوشت کے خون گنے اور (۱۳) خون قلب چھوڑ گئے حالانکہ وہ قطعًا ان کے مثل ہے یہاں تک کہ عتابیہ وخزانہ وقنیہ وغیرہا میں اس کی نجاست پر جزم اور اسی طرح امام برہان الدین فرغانی صاحب ہدایہ نے کتاب التجنیس والمزید میں میل فرمایا اگرچہ روضۂ ناطفی مراقی الفلاح، درمختار اور ردالمحتار وغیرہا اسفار میں طہارت کو مختار رکھا۔ اور ظاہر ہے کہ نجاست مثبت حرمت ہے اور طہارت مفید حلت نہیں۔ حلیہ میں ہے فی القنیۃ دم قلب الشاۃ نجس والیہ مال کلام صاحب الھدایۃ فی التجنیس وفی خزانۃ الفتاوی دم القلب نجس ودم الکبد والطحال لا۔ رحمانیہ میں ہے فی العتابیۃ دم القلب نجس ودم الکبد والطحال لا۔ نیز عدم حصر پر ایک اور دلیل قاطع یہ ہے کہ عامہ کتب میں دم مسفوح اور ان کتابوں میں دم لحم وکبد وطحال کو شمار کیا تو اس سے واضح ہوا کہ کلام اعضا سے اخلاط تک متجاوز ہوا اور بیشک اخلاط سے۔ (۱۴) مرہ بھی ہے یعنی وہ زرد پانی کہ پتہ میں ہوتا ہے جسے صفراء کہتے ہیں اور ہمارے علماء کتاب الطہارۃ میں تصریح فرماتے ہیں کہ اس کا حکم مثل پیشاب کے ہے بلکہ بعض نے تو مثل خون کے ٹھہرایا۔ درمختار میں ہے مرارۃ کل حیوان کبولہ۔ حلیہ میں ہے قیل مرارۃ الشاۃ کالدم

اور فقیر متوکلاً علی اللہ تعالیٰ محل شک نہیں جانتا کہ (۱۷) دبر یعنی پاخانہ کا مقام (۱۸) کرش یعنی اوجھڑی (۱۹) امعار یعنی آنتیں بھی اس حکم کراہت میں داخل ہیں بیشک دبر فرج و ذکر سے اور کرش و امعار مثانہ سے اگر خباثت میں زائد نہیں تو کسی طرح کم بھی نہیں۔ فرج و ذکر اگر گذرگاہ بول ومنی ہیں تو دبر گذرگاہ سرگیں ہے۔ مثانہ اگر معدن بول ہے تو شکنبہ و رودہ مخزن فرث ہیں۔ اب چاہے دلالۃ النص سمجھئے خواہ اجرائے علت منصوصہ۔ الحمد للہ بعد اس کے فقیر نے ینابیع سے تصریح پائی کہ امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دبر کی کراہت پر تنصیص فرمائی رحمانیہ میں ہے فی الینابیع کرہ النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من الشاۃ سبع اشیاء الذکر والانثیین والقبل والدبر والغدۃ والمثانۃ والدم قال ابو حنیفۃ الدم حرام بالنص وستۃ فکرھھا لانھا تکرھھا الطباع اھ اور بیشک (۲۰) وہ گوشت کا ٹکڑا جو رحم میں نطفہ سے بنتا ہے جسے مضغہ کہتے ہیں اجزائے حیوان سے ہے اور وہ بھی بلاشبہ حرام عام ازیں کہ مخلقہ ہو یا غیر مخلقہ یعنی ہنوز اعضا کی کلیاں پھوٹی ہوں یا صرف لوتھڑا ہو فقد اسلفنا عن الزیلعی والشامی انھا نجسۃ ومعلوم ان کل نجس حرام وقد قال فی الھدایۃ فی جنین التام الخلقۃ انہ جزء من الام حقیقۃ لانہ متصل بھا حتی یفصل بالمقراض اھ قلت ویدل علیہ صحۃ الاستثناء وھو حقیقۃ فی الاتصال و

اذا کان ذٰلک کذٰلک فالمضغۃ اولی بالجزئیۃ وھذا یدل علی ان السبع لم تستوعب الاجزاء فضلا عن الاخلاط اخوات الدماء (۲۱) ہمارے امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک بچہ تام الخلقۃ بھی کہ من وجہ جزو حیوان ہے متصل بالام یتغذی بغذائھا ویتنفس بتنفسھا حرام ہے خواہ اس کے پوست پر بال جم آئے ہوں یا نہیں مگر جبکہ زندہ نکلے اور ذبح کریں ہدایہ میں ہے من نحر ناقۃ او ذبح بقرۃ فوجد فی بطنھا جنینا میتا لم یوکل اشعر اولم یشعر شامی علقہ ومضغہ کی نجاست لکھکر فرماتے ہیں وکذا الولد اذا لم تستھل اھ (۲۲) یوں ہی نطفہ بھی حرام ہے خواہ نر کی منی مادہ کے رحم میں پائی جائے یا خود اسی جانور کی منی ہو ردالمحتار میں ہے فی البحر والتتار خانیہ ان منی کل حیوان نجس اھ اب سات کے سہ گونہ سے بھی عدد بڑھ گیا اور ہنوز اور زیادات ممکن وہ سات اشیاء حدیث میں آئیں اور پانچ کہ علماء نے بڑھائیں اور دس کہ فقیر نے زیادہ کیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ

مفتی سید محمد افضل حسین مرکزی دار الافتاء بریلی شریف

ایک استفتاء
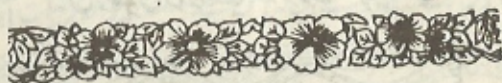
کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ زید کہتا ہے اوجھڑی کھانا جائز ہے اور دلیل کے طور پر یہ بیان کرتا ہے کہ میں نے بعض ذمہ دار علماء کو اوجھڑی کھاتے دیکھا ہے اور عمرو کہتا ہے کہ فقہ کی معتبر کتابوں میں مثانہ وغیرہ کے عدم جواز کی علت بیان کرتے ہوئے یہ لکھا گیا ہے لانہا مما تستخبثہ الانفس تو اگر مثانہ وغیرہ کھانے کے ناجائز ہونے کی وجہ خباثت ہی ہے تو اوجھڑی اور آنتیں کسی طرح بھی خباثت میں مثانہ سے کم نہیں کیونکہ مثانہ اگر معدن بول ہے تو اوجھڑی اور آنتیں مخزن فرث تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید وعمر میں کس کا قول صحیح ہے اوجھڑی اور آنتیں کھانا جائز یا نہیں ؟

المستفتی

جمال احمد خان رضوی

انجمن رضوی دار المطالعہ براؤں شریف ضلع بستی

فتویٰ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد شریف الحق صاحب قبلہ امجدی

نائب مفتی اعظم ہند جامعہ اشرفیہ مبارکپور ضلع اعظم گڈھ

الجواب :۔ اوجھڑی اور آنتوں کا کھانا مکروہ تحریمی ہے اور مکروہ تحریمی کا ارتکاب ناجائز اور گناہ۔ در مختار میں ہے کل مکروہ ای کراھۃ تحریم حرام ای کالحرام فی العقوبۃ بالنار۔ ہر مکروہ تحریمی استحقاق جہنم کا سبب ہونے میں حرام کے مثل ہے۔ متداول کتب فقہ میں اوجھڑی اور آنتوں کا کوئی حکم نہیں ملتا۔ مگر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قدس سرہٗ نے اپنے فتاویٰ میں بدلائل ثابت فرمایا کہ اوجھڑی اور آنتوں کا کھانا مکروہ تحریمی ہے۔

اس کا خلاصہ یہ ہے کہ حدیث میں سات چیزوں کی ممانعت وارد ہے۔ زنانہ مردانہ عضو تناسل، خصیہ، غدود، مثانہ، پتہ اور خون۔ شامی میں ہے لما روی الاوزاعی الی ان قال عن مجاھد قال کرہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من الشاۃ الذکر والانثیین والقبل والغدۃ والمرارۃ والمثانۃ والدم۔ اور عامۂ کتب میں انھیں سات پر اکتفا فرمایا۔ مگر بہت سی کتب میں ان پر اضافہ بھی ہے۔ مثلاً حرام مغز۔ وہ پٹھے جو دونوں شانوں تک کھنچے ہوتے ہیں۔ اس سے مستفاد ہوا کہ کراہت انھیں سات

محمد بشہ سنز پبلشر ۱۵/۸ مین بازار ... لاہور

میں منحصر نہیں۔ بلکہ علت کراہت کے پائے جانے کے بعد دوسری چیزیں بھی مکروہ ہوں گی اور ظاہر ہے کہ ان ساتوں چیزوں میں علت کراہت ان کا خبیث ہونا ہے یعنی گھناؤ پن اور ہر گھناؤنی چیز بنص قرآن حرام۔ ارشاد ہے ویحرم علیھم الخبائث۔ خبائث کی تفسیر میں عارف باللہ ملا احمد جیون قدس سرہٗ فرماتے ہیں ما یستخبث کالدم جس سے گھن کی جائے المنجد میں خبائث کے معنی ہیں ما کانت العرب تستقذرہ ولا تاکلہ جس سے عرب گھن کرتے تھے اور کھاتے نہ تھے۔ علامہ شامی حدیث مذکور کے نقل کے بعد فرماتے ہیں قال ابوحنیفہ فالدم حرام واکرہ الستۃ وذلک لقولہ عزوجل حرمت علیکم المیتۃ والدم الآیہ فلما تناولہ النص قطع بتحریمہ وکرہ ماسواہ لانہا مما تستخبثہ الانفس وتکرھہ وھذا المعنی سبب الکراھۃ لقولہ تعالٰی ویحرم علیھم الخبائث زیلعی وقال فی البدائع آخر کتاب الذبائح وماروی عن مجاھد فالمراد منہ کراھۃ التحریم۔ امام اعظم فرماتے ہیں خون حرام قطعی ہے اور بقیہ چھ مکروہ ہیں اور یہ اس لیے کہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے تم پر مردار اور خون حرام کیا گیا۔ تو چونکہ خون کو نص شامل ہے اس لئے وہ حرام قطعی ہے خون کے علاوہ بقیہ چیزوں کے مکروہ ہونے کی علت یہ ہے کہ ان سے گھن آتی ہے اور یہ ناپسند ہیں اور کسی چیز کا گھناؤنا

ہونا کراہت کا سبب ہے اس لئے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا یہ نبی ان پر گندی چیزیں حرام کرتے ہیں (ذرنعلی) بدائع آخر کتاب الذبائح میں ہے کہ جو مجاہد سے مروی ہے اس سے مراد مکروہ تحریمی ہے (انتہی) اس عبارت سے ظاہر ہو گیا کہ ہر گندی گھناؤنی چیز مکروہ تحریمی ہے اور ان چیزوں کے مکروہ ہونے کی علت ان کا خبیث گندا گھناؤنا ہونا ہے۔ لہٰذا جو چیز بھی ان کی طرح گندی گھناؤنی ہوں گی مکروہ تحریمی ہو گی۔ غور کیجئے عضو تناسل کیوں خبیث ہے اس وجہ سے کہ یہ نجاست کی گذرگاہ ہے۔ اور اوجھڑی اور آنتیں گذرگاہ ہی نہیں مخزن ہیں۔ مثانہ کیوں خبیث ہے اس لئے کہ یہ مخزن بول ہے۔ تو اوجھڑی اور آنتیں لید کے مخزن ہونے کی وجہ سے ضرور مثانہ کی طرح خبیث اور ذکر و فرج سے خباثت میں زائد ہونے کی وجہ سے ناجائز و مکروہ تحریمی ہوں گی۔ اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کی نص کے بعد کسی نص کی حاجت نہیں۔ اعلیٰحضرت قدس سرہٗ نے نہایت واضح غیر مبہم الفاظ میں دونوں باتوں کی تصریح کی ہے کہ اوجھڑی اور آنتیں مثانہ ذکر فرج کی طرح مکروہ ہیں۔ اور یہ بھی کہ یہ مکروہ تحریمی ہیں۔ زید کی روایت اگر صحیح بھی ہو تو وہ عالم کتنے ہی بڑے ذمہ دار ہوں۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ سے بڑے نہ ہوں گے۔ چونکہ ان چیزوں یعنی اوجھڑی اور آنتوں کی کراہت کتب فقہ میں مصرح نہیں ان کا ذہن اس علت کراہت کی طرف نہیں گیا۔ اور اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے اس فتویٰ پر انھیں اطلاع نہیں ہوئی اس وجہ سے کھاتے ہوں۔

والعلم بالحق عند ربی وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم وھو تعالیٰ اعلم۔

کتبہ

محمد شریف الحق رضوی

خادم دارالافتاء اشرفیہ مبارکپور

۱۸ صفر ۱۳۹۹ھ

فتویٰ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد فضل الدین صاحب قبلہ

جامع مسجد درگ مفتی اعظم صوبہ ایم۔ پی

الجواب:۔ بعون اللہ الملک الوھاب والیہ المرجع والمآب اللھم ھدایۃ الحق والصواب استفتاء میں اصل مسئلہ کو چونکہ زید وعمرو کے اختلاف اقوال پر مشتمل کیا گیا ہے۔ اسلئے مجھے انسب نظر آیا کہ زید وعمرو کے اس قول جواز وعدم جواز کو بنیادی طور پر ختم کر دیا جائے پھر اس اختلاف کا استیصال کرتے ہوئے حقیقت مسئلہ کو تابان و درخشاں کیا جائے۔ فاقول وباللہ التوفیق۔

زید کا قول اس بارے میں کہ اوجھڑی آنتوں کا کھانا جائز و درست ہے بدتر از بول ہے۔ زید کا اوجھڑی کھانے کے جواز پر حکم دینا ناشی از جہالت فاحشہ ہے۔ زید کی دلیل اس بارے میں یہ

ہے کہ۔

"میں نے بعض ذمہ دار علماء کو اوجھڑی کھاتے دیکھا ہے۔"

اس دلیل علیل سے ہر گز ہر گز ثابت نہیں ہوتا کہ اوجھڑی کھانا جائز ہے۔ کسی کے کسی عمل و فعل کو صرف دیکھکر قطع نظر اس سے کہ یہ عمل و فعل نفس الامر میں کسی دلیل شرعی پر مبنی ہے یا نہیں جواز کا حکم دیدینا یا جائز سمجھ لینا سخت جہالت فاحشہ اور جرأت بے سہارا ہے۔ نیز احکام شرعیہ مصطفویہ میں اپنی اٹکل کو دخل دینا ہے اور من گڑھت حکم شرعی بیان کرنا ہے اور حدیث اقدس یفتون بغیر علم ضلوا واضلو کا مصداق ہونا ہے۔ یہاں پر زید کی تو حقیقت ہی کیا ہے خود احادیث کریمہ میں حدیث فعلی پر حدیث قولی کو ترجیح ہے۔ یعنی میدان عمل میں حدیث قولی معتمد ہے کیا نہیں دیکھا کہ رسول کریم علیہ وعلی آلہ افضل الصلاۃ والتسلیم کے صوم وصال کو دیکھکر بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم صوم وصال پر عامل ہوئے اور بالآخر ناقابل ضبط وتحمل کی بنا پر بے ہوش ہوئے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ ایکم مثلی انی ابیت عند ربی یطعمنی ویسقینی الخ بالآخر اس بارے میں علاوہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جملہ خواص وعوام کیلئے صوم وصال مکروہ ہی قرار پایا اور یہ کہ ہر صائم کو ہر دن بوقت افطار کم از کم تین قطرے پانی ہی سے سہی افطار

کرنا ہی پڑے گا۔ اس عمل میں خصوصیت ہے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی۔ دوسروں کو جائز نہیں۔ یہ ہے زید مذکور کے اس جاہلانہ قول کا جواب کہ میں نے بعض ذمہ دار علماء کو اوجھڑی کھاتے دیکھا ہے اب تو اسی طرح ہوسکتا ہے کہ زید یوں کہے کہ بعض ذمہ دار علماء کو داڑھی منڈاتے دیکھا ہے۔ بعض ذمہ دار علماء کو عکسی فوٹو لیتے دیکھا ہے۔ تصویر کھینچاتے دیکھا ہے وغیرہ وغیرہ۔ تو کیا اس دیکھنے سے داڑھی منڈانا فوٹو لینا تصویر کھینچانا جائز ہو جائے گا۔ حاشا حاشا حاشا ہرگز نہیں ہرگز نہیں یہ ہے نفس مشاہدہ کو دلیل شرعی بنانے کی حقیقت زید کی اس جرأت واٹکل ومن گڑھت پر توبہ شرعی لازم ہے اور یہ کہ آئندہ ہمیشہ کے لئے اس سے احتیاط برتے کہ آثار قرب قیامت سے ہے یفتون بغیر علم ضلوا واضلوا الخ اب رہا عمرو کا قول تو یہ بالکل صحیح ونجیح ودرست ہے کہ عمرو نے کچھ بھی اپنی اٹکل ومن گڑھت سے نہیں کہا بلکہ اس کا معتمد دلیل فقہی ہے کہ خود ائمہ حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے منقول کہ لانہا مما تستخبثہ الانفس الخ اور بلاشبہ یہ علت علت فقہی ہے اور یہی مدار حکم شرعی ہے فاقول باللہ التوفیق۔ اوجھڑی آنتوں کے کھانے پر عدم جواز کا حکم بوجوہ کثیرہ ہے

الوجہ الاول جاء فی التنزیل ویحل لہم الطیبٰت ویحرم علیہم الخبٰئث۔ الآیہ پارہ ۹ سورۃ اعراف۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اگلی کتب آسمانی میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کی یہ نشانیاں اور فضیلتیں قرآن مجید میں ارشاد فرمائی ہیں منجملہ ان کے یہ بھی ہے کہ خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان پر پاکیزہ ستھری چیزیں حلال فرمائیں گے۔ اور گندی چیزیں حرام فرمائیں گے۔ اور پر ظاہر کہ اوجھڑی آنتیں گندی چیزیں ہیں کہ محل نجاست ہیں لہٰذا بدلالۃ النص ثابت کہ اوجھڑی آنتوں کا کھانا جائز نہیں وھذا ھو المراد فللہ الحمد۔

الوجہ الثانی

ارشاد قرآنی ہے فکلوا مما رزقکم اللہ حلالاً طیباً۔ الآیۃ۔ پارہ ۱۴ سورۂ نحل۔ کھاؤ اس میں سے جو اللہ نے تم کو حلال و پاکیزہ روزی دی۔ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو روزی بخشی ہے اس میں صرف حلال ہی پر نظر کافی نہیں بلکہ پاکیزہ بھی ہونا ضروری ہے۔ اور پر ظاہر کہ اوجھڑی آنتیں پاکیزہ چیزیں نہیں ہیں بلکہ اختلاط نجاست کی بنا پر گندی چیزیں ہیں۔ لہٰذا اوجھڑی آنتوں کا کھانا جائز نہیں۔ فالحمد للہ

الوجہ الثالث

اللہ تبارک وتعالیٰ نے جو رزق اپنے بندوں کو عطا فرمایا ہے وہ ارشاد قرآنی سے صاف ظاہر ہے کہ وہ رزق عطا فرمودہ کم از کم ان دو صفات کاملہ سے تو ضرور ہی متصف ہوتا ہے۔ یعنی حلال اور پاکیزہ۔ اس سے ثابت ہوا کہ یہاں پر اوجھڑی آنتوں کے کھانے کا جب سوال ہو تو کھانے والے کو سب سے پہلے یہ سمجھ لینا چاہئے کہ اوجھڑی آنتیں مما رزقکم اللہ میں قطعاً داخل ہی نہیں ہیں۔ کہ ان کا کھانا اگر حلال ہوتا تو ضرور یہ پاکیزہ

بھی ہوتیں۔ اور ہیں یہ گندی۔ لہٰذا اوجھڑی آنتوں کا کھانا جائز نہیں فللہ الحجۃ البالغۃ۔

الوجہ الرابع

اقول اولاً۔ اللہ تعالیٰ نے جو رزق اپنے بندوں کو عطا فرمایا ہے وہ طیب تو ضرور ہی ہوتا ہے۔ اور اوجھڑی آنتیں گندی ہونے کی بنا پر ان پر خبیث صادق آتا ہے کما مر فی یحل لھم الطیبات ویحرم علیھم الخبائث الایۃ۔ اور خبیث واجب الترک ہے ہر خبیث کا استعمال ناجائز۔ لہٰذا اوجھڑی آنتوں کا کھانا جائز نہیں۔ اقول ثانیاً جانوروں کے اجزاء ماکولات میں اوجھڑی آنتیں اپنی گندگی کی وجہ سے ناقص وعیبی ہیں اور ناقص وعیبی پر بھی خبیث کا اطلاق وارد ہے ولا تیمموا الخبیث منہ تنفقون۔ الایۃ پارہ ۳ سورۂ بقر۔ یعنی خاص ناقص وعیبی ہی چیز کے دینے کا ارادہ نہ کرو کہ دو تو اسی میں سے دو۔ الایۃ تو ثابت ہوا کہ اوجھڑی آنتوں پر خبیث کا اطلاق درست ہے لہٰذا اوجھڑی آنتیں اس قبیل سے ہیں کہ مما تستخبثہ الانفس علت فقہی صادق آئی اوجھڑی آنتیں ممنوع الاستعمال قرار پائی۔ فللہ الحجۃ الواضحۃ

الوجہ الخامس

کھانے پینے کی چیزوں پر جب کہ حلال وطیب ہوں قبولیت دعا موقوف ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ رسالت پناہی میں کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ

دعا فرما دیں کہ میں مستجاب الدعوات ہو جاؤں۔ ارشاد ہوا کہ اے سعد پاک روزی کھاؤ تو مستجاب الدعوات ہو جاؤ گے قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے کہ بندہ ایک لقمہ حرام کھاتا ہے تو چالیس روز تک دعا قبولیت سے محروم رہتی ہے (انتہی) ناقلا عن کنز الایمان۔ اس سے ثابت ہوا کہ جو اوجھڑی آنتیں کھائے گا قبولیت دعا سے محروم رہے گا۔ اس لیے کہ یہ پاکیزہ نہیں بلکہ گندی ہیں لہٰذا اوجھڑی آنتوں کا کھانا جائز نہیں۔ وھو المراد فللہ الحجۃ البالغۃ سر دست اسی وجہ خامس پر ختم کرتا ہوں ورنہ اب بھی گنجائش طویل ہے چونکہ مستفتی نے جواب تفصیلی طلب کیا تھا اس لئے قدرے تفصیل کرنی پڑی ورنہ مد نظر اختصار ہی تھا کہ جبکہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان گندی چیزوں کی کراہت منقول پھر جملہ فقہاء کرام کو ان گندی چیزوں کی کراہت مسلم پھر امام اہل سنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ العزیز کا فتویٰ رضویہ میں بھی مسلک مصرح پھر حضرت مفتی اعظم دامت برکاتہم القدسیہ کا بھی مصدقہ فتویٰ تو اب ہر چہار گوشہ سے عمرو کا قول محصور و مقبول و مسعود ہوا۔ اور زید جاہل کا قول بدتر از بول مذموم و مطرود و مردود ہوا فالحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ سید المرسلین وعلیٰ اٰلہ الطیبین واصحابہ الطاہرین اجمعین

کتبہ العبد الفقیر محمد افضل الدین جید غفرلہ ولوالدیہ المقیم فی المسجد الجامع الواقعہ بلدۃ درگ (ایم پی) ۱۳؍ ذی الحجۃ الحرام مطابق ۱۵؍ نومبر ۱۹۷۸ء

فی اخر یوم من ایام التشریق تقبل اللہ تعالیٰ ساعینا و
جعلها وجھًا لرضائہ مسلکاً لعبادہ آمین یارب العلمین
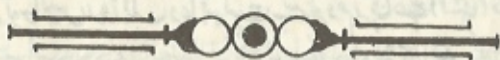
فتویٰ حضرت علامہ مولانا مفتی بدرالدین احمد صاحب قبلہ قادری رضوی صدرالمدرسین مدرسہ غوثیہ بڑھیا سابق صدرالمدرسین فیض الرسول براؤں شریف

الجواب:۔ اللّٰھم ھدایۃ الحق والصواب: صورت مسئولہ میں زید کا قول صحیح نہیں عمرو کا قول حق ہے۔ زمانہ ماضی میں جب سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فتویٰ دیا کہ۔

"جمعہ کی اذان ثانی مسجد کے اندر جائز نہیں"

تو بعض علماء نے اپنی کسر شان سمجھتے ہوئے اس فتوی کو قبول کرنے سے انکار کیا۔ سرکار اعلیٰ حضرت نے ان کی تفہیم کی خاطر حدیث و فقہ سے حوالجات پیش کر کے خوب واضح فرمادیا کہ پنجگانہ اذان کی طرح اذان خطبہ بھی مسجد کے اندر ناجائز ہے۔ ان علماء کا ہاتھ دلیل فقہی سے خالی تھا ان کو چاہئے تھا کہ سرکار اعلیحضرت کے فتوی کو قبول کرتے مگر وہ ضد اور ہٹ پر آمادہ ہو گئے اور یہ ان کہی بولی بولتے رہے کہ ہمارے پیران کرام

واساتذۂ عظام جو جید عالم دین تھے ان کی موجودگی میں اذان خطبہ مسجد کے اندر منبر سے قریب دو ہاتھ کے فاصلے پر ہوتی رہی لہٰذا اذان خطبہ مسجد کے اندر جائز ہے۔

زید صاحب غور فرمائیں جو دلیل اذانی علماء جواز اذان خطبہ پر پیش کرتے رہے وہی دلیل اوجھڑی کی حلت پر آپ پیش کر رہے ہیں پھر اگر آپ کی دلیل سے اوجھڑی کی حلت ثابت ہے تو اذانی علماء کی مذکورہ بالا دلیل سے مسجد کے اندر اذان خطبہ کا جواز بھی ثابت ہو جائے گا تو کیا زید کو اذان خطبہ کا مسجد کے اندر جائز ہونا تسلیم ہے؟ پھر انصاف و ادب کا تقاضہ یہ ہے کہ اگر بعض علماء نے اوجھڑی جو جانوروں کے گوبر کی تھیلی ہے اس کو استعمال کیا تو زید کو اس کا تذکرہ ہرگز نہیں کرنا چاہئے مگر چونکہ زید کا جوش اس کے ہوش پر غالب ہے اس لئے وہ اذانی مولویو کی بولی بول رہا ہے مولیٰ عزوجل زید کو اذانی علماء کی ہٹ اور ضد سے بچائے وھو علی کل شی قدیر وصلی اللہ تعالیٰ وسلم علیٰ افضل خلقہ سیدنا محمد والہ وصحبہ وازواجہ وعترتہ وابنہ الغوث الاعظم الجیلانی وشھید محبتہ الامام احمد رضا البریلوی۔

کتبہ بدرالدین احمد القادری الرضوی

خادم المدرستہ الغوثیہ فی بڑھیا۔ ۱۵ر من ربیع النور سنہ ۱۳۹۹ھ

الجواب صحیح۔ محمد محسن الچشتی الیار علوی

۱۸ر من ربیع النور سنہ ۹۹ھ

مدینہ لائبریری جہلا
مدینہ سٹریٹ بنگلہ نمبر ۱۵/۸ ...
... مغلپورہ لاہور

فتویٰ حضرت علامہ مولانا مفتی قاضی محمد عبدالرحیم صاحب قبلہ بستوی

مفتی مرکزی دار الافتاء منظر اسلام بریلی شریف

الجواب:۔ اوجھڑی اور آنتیں مکروہ تحریمی ہیں عمر کا قول صحیح ہے اور اس مسئلہ پر بارہا لکھا جا چکا ہے اور کسی ذمہ دار عالم دین کا نقل نصوص فقیہہ کے مقابل لائق ترجیح نہیں جبکہ اکابر علمائے اہلسنت بالخصوص مجدد اعظم فقیہ اعظم سیدنا اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاف تصریح موجود ہے ملاحظہ ہو رسالہ مبارکہ المنح الملیحہ عن اجزاء الذبیحہ اور حاشیہ رد المحتار میں بھی یہی تحقیق فرمائی ہے اور میرا سابقہ فتویٰ اسی رسالہ کی تلخیص ہے اور حضور سیدی مفتی اعظم ہند دامت برکاتہم القدسیہ کی تصدیق کے ساتھ بارہا فتویٰ شائع ہو چکا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

دار الافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی۔ ۱۷/ ذی الحجہ ۹۸ھ

فتویٰ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عنایت احمد صاحب قبلہ نعیمی

صدر المدرسین دار العلوم ضیاء الاسلام اترولہ ضلع گونڈہ

الجواب:۔ اللّٰھم ھدایۃ الحق والصواب۔

صورت مسئولہ میں عمرو کا قول حسن و صحیح ہے زید بے قید کا قول باطل و مردود ہے۔ ماکول اللحم جانوروں میں سات چیزوں کے عدم جواز کی تصریح ہے عالمگیری ج ۵ مصری کتاب الذبائح صـ۳۲۳ پر ہے واما بیان ما یحرم اکلہ من اجزاء الحیوان سبعۃ الدم المسفوح والذکر والانثیان والغدۃ والمثانۃ والمرارۃ بدائع (شامی جلدہ مصری کتاب الذبائح صـ۲۰۳) وفی الطحطاوی قال ابو حنیفۃ اما الدم فحرام بالنص واکرہ الباقیۃ (المرارۃ والمثانۃ و الحیاء والذکر والانثیین والغدۃ) اور ان سب میں عدم جواز کی علت خباثت ہے۔ شامی ج ۵ مصری صـ۲۲۴ میں ہے قلت و فی الخانیۃ ادخل المرارۃ فی اصبعہ للتداوی روی عن ابی حنیفۃ کراھتہ وعن ابی یوسف عدمھا وھو علی الاختلاف فی شرب بول مایوکل لحمہ اس عبارت سے ظاہر و باہر کہ کراہت مرارہ کی علت بول ہے۔ طحطاوی زیر عبارت مذکور لانھا مما تستخبثہ الانفس فرمایا جس سے واضح کہ ان سب میں عدم جواز کی علت خباثت ہی ہے نہ کہ کچھ اور۔

”وفی الشامی الجزء الخامس صـ۲۰۱ قال فی معراج الدرایۃ اجمع العلماء علی ان المستخبثات حرام بالنص وھو قولہ تعالٰی ویحرم علیھم الخبائث“

لہذا جن اشیاء میں یہ علت خبث پائی جائے گی وہ جائز نہ ہوں گی۔ درمختار شرح تنویر الابصار کتاب الذبائح میں ہے۔

"والخبیث ما تستخبثہ الطباع السلیمۃ"

اور طبع سلیم اسی کا مقتضی کہ الفرث اشد فی الخباثۃ من البول لہٰذا جب مخزن بول ہونے کے سبب مثانہ و مرارہ مکروہ و حرام تو مخزن فرث ہونے کی بنا پر اوجھڑی اور آنتیں ضرور مکروہ و ناجائز ہوں گی۔ الملفوظ ج ۴ صـ۲۵ میں اعلیٰحضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا نے اوجھڑی کو مکروہ فرمایا اور مطلق رکھا امام الائمہ سراج الامہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے مرارہ وغیرہ کی کراہت مطلق فرمایا اور جب فقہاء مطلق کراہت فرماتے ہیں تو غالباً مکروہ تحریمی مراد ہوتی ہے چنانچہ فاضل بریلوی قدس سرہٗ نے فتاویٰ رضویہ ج سوم باب الجمعہ صـ۲۶ میں فرمایا۔

"اور مطلق کراہت غالباً کراہت تحریمی پر محمول ہوتی ہے شامی ج ۵ صـ۲۲۱ کراہۃ تحریمہ کے تحت ہے وھی المرادۃ عند الاطلاق کما فی الشامی فلہٰذا کوئی صورت نظر نہیں آتی کہ اوجھڑی اور آنتیں کھانا جائز و درست ہو سکیں اگر زید ان کے جواز کا قائل تو اس پر اثبات برہان لازم کہ البینۃ علی المدعی محض اس کا یہ کہنا کہ میں نے بعض مدار علماء کو اوجھڑی کھاتے دیکھا ہے۔"

قابل قبول نہیں ممکن ہے ان بعض علماء کی نظر سے یہ مسئلہ نہ گذرا ہو یا ئی الوقت انہیں یاد نہ رہا ہو۔ فقط ھذا ما ظھر لی والعلم عند ربی وھو اعلم بالصواب ۰

کتبہ العبد محمد عنایت احمد نعیمی غفرلہ

دار العلوم ضیاء الاسلام اترولہ گونڈہ ۱۹؍ ذی الحجہ ۱۳۹۸ھ
مطابق ۲۱؍ نومبر ۱۹۷۸ء

الجواب صحیح والمجیب نجیح
محمد زبیر احمد رضوی خادم الطلبہ
دار العلوم ضیاء الاسلام اترولہ، گونڈہ
احمد علی قادری
خطیب جامع مسجد اترولہ۔ گونڈہ

الجواب صحیح والمجیب نجیح
غلام حسین عبید القادری دار العلوم
ضیاء الاسلام جامع مسجد اترولہ۔ گونڈہ
جواب درست ہے غلام رسول نعیمی
خادم الطلبہ دار العلوم ضیاء الاسلام

فتویٰ حضرت علامہ مولانا مفتی جلال الدین احمد صاحب قبلہ امجدی
دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف بستی

الجواب :۔ بعون الملک العزیز الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب حیوان ماکول اللحم میں ذکر یعنی علامت نر، خصیہ،

فرج یعنی علامت مادہ، غدود، پتہ، مثانہ یعنی پھکنا اور خون کا ناجائز و مکروہ تحریمی ہونا حدیث وفقہ میں صراحۃً مذکور ہے بدائع الصنائع جلد پنجم ص۶۱ میں ہے عن مجاھد رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال کرہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من الشاۃ الذکر والانثیین والقبل والغدۃ والمرارۃ والمثانۃ والدم فالمراد منہ کراھۃ التحریم۔ اھ اور فتاویٰ عالمگیری جلد پنجم مصری ص۲۵۶ میں ہے ما یحرم اکلہ من اجزاء الحیوان سبعۃ الدم المسفوح والذکر والانثیان والقبل والغدۃ والمثانۃ والمرارۃ اھ عامۂ کتب میں فقہائے کرام نے باتباع حدیث انھیں سات پر اکتفاء فرمایا لیکن بہت سی کتابوں میں ان پر اضافہ بھی ہے مثلاً وہ خون جو رحم میں نطفہ سے بنتا ہے اور منجمد ہونے کے بعد علقہ نام رکھا جاتا ہے اس کا کھانا بھی حرام ہے اسی طرح گردن کے دو پٹھے اور حرام مغز کا کھانا بھی جائز نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ ناجائز ہونا انھیں سات میں منحصر نہیں بلکہ ناجائز ہونے کی علت جن چیزوں میں پائی جائے گی وہ چیزیں بھی ناجائز ہوں گی جیسے کہ سونے کی حالت میں استرخاء مفاصل یعنی جوڑوں کا ڈھیلا ہونا وضو ٹوٹنے کی علت ہے تو ہر وہ صورت کہ جس میں استرخاء مفاصل کی علت پائی جائے گی وضو ٹوٹنے کا حکم ضرور کیا جائے گا۔ وصول فقہ میں ہے جعل استرخاء المفاصل علۃ فیتعدی الحکم

بھذہ العلۃ الی النوم مستندا او متکئا الی شئ لو ازیل عنہ لسقط وکذٰلک یتعدی الحکم بھذہ العلۃ الی الاغماء والسکر۔ اھ اور عضو تناسل ومثانہ وغیرہ کے ناجائز ہونے کی علت ان کا خبیث ہونا ہے یعنی گندا اور گھناؤناپن۔ تو ہر وہ چیز کہ جس میں خبیث اور گھناؤنا ہونے کی علت پائی جائے گی وہ ضرور ناجائز ہوگی قال اللہ تعالیٰ ویحرم علیھم الخبئث اور واضح ہے کہ عضو تناسل اس لئے ناجائز ہے کہ وہ گذرگاہ نجاست ہے اور مثانہ اس لیے ناجائز ہے کہ وہ پیشاب کا مخزن ہے تو اوجھڑی اور آنتیں عضو تناسل سے خباثت میں بڑھکر ہیں کہ وہ صرف گذرگاہ نجاست ہے اور یہ گذرگاہ ہی نہیں بلکہ نجاست کے مخزن ہیں۔ اور اوجھڑی و آنتیں مثانہ سے اگر خباثت میں زائد نہیں تو کسی طرح کم بھی نہیں کہ مثانہ اگر پیشاب کی تھیلی ہے تو اوجھڑی اور آنتیں لید وگوبر کا خزانہ ہیں۔ تو اس علت نجاست کے سبب اوجھڑی اور آنتوں کا کھانا جائز نہیں لہٰذا عمرو کا قول عند الشرع مقبول ومسعود ہے کہ دلیل شرعی پر مبنی ہے اور زید کا قول باطل و مردود ہے کہ بعض علماء کے اوجھڑی اور آنتیں کھانے کے بارے میں اگر اکی روایت مان بھی لیجائے تو دلائل شرعیہ کے مقابلہ میں کسی عالم کا فعل ہرگز کوئی وقعت نہیں رکھتا ہٰذا ما عندی والعلم بالحق عند اللہ تعالیٰ ورسولہ جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

کتبہ جلال الدین احمد امجدی

خادم فیض الرسول براؤں شریف

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُربانی کا سُنّت طریقہ

قُربانی کے جانور کو ذبح کرنے سے پہلے چارہ پانی دے لیں، چھُری بھی تیز کر لیں، لیکن جانور کے سامنے نہ کریں، جانور کو بائیں پہلو پر اس طرح لٹائیں کہ قبلہ کی طرف اس کا منہ ہو ذبح کرنے والا اپنا داہنا پاؤں اسکے پہلو پر رکھ کر تیز چھُری سے جلد ذبح کر دے۔ ذبح کرتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا ضروری ہے۔

سُنّت ہے کہ جب جانور کو ذبح کرنے کیلئے لٹایا جائے تو یہ دُعا پڑھی جائے۔

اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۝ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

قُربانی اگر اپنی طرف سے ہو تو یہ دعا پڑھیں، اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْہُ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّ خَلِیْلِکَ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْھِمَا السَّلَامُ۔

اگر دُوسروں کی طرف سے ذبح کیا تو مِنِّیْ کی جگہ مِنْ فلاں کہے (یعنی دُوسرے کا نام)، اگر شرکت کا جانور ہو جیسے گائے اونٹ بھینس تو فلاں کی جگہ سب شریکوں کے نام لے۔ اگر قُربانی دُوسرے سے کرائے تو ذبح کے وقت خُود بھی وہاں رہنا افضل ہے۔ ذبح میں چاروں رگیں کٹیں، یا کم از کم تین، اس سے زیادہ نہ کاٹیں کہ چھُری مہرہ تک پہنچ جائیگی کہ یہ بے وجہ تکلیف ہے۔ ٹھنڈا ہونے پر پاؤں کاٹیں، کھال اُتاریں۔

قُربانی کا گوشت جس جانور میں کئی حصے دار ہوں تو گوشت وزن کر کے تقسیم کیا جائے۔ اندازے سے تقسیم نہ کریں ہو سکتا ہے کہ کسی کو زیادہ پہنچ جائے اس صورت میں معاف کرنے سے بھی جائز نہ ہوگا اپنے حصے کے تین حصے کریں، ایک حصہ اپنے اہل و عیال کے لیے رکھے، ایک فقیروں کے لیے اور تیسرا حصہ دوستوں اور عزیزوں کیلئے۔ اگر گھر والے زیادہ ہوں تو سارا گوشت بھی رکھ سکتا ہے۔ کل صدقہ بھی کر سکتا ہے اگر ایک حصہ اپنے لیے رکھے تو بہتر ہے قُربانی کرنے والا بقرعید کے دن سب سے پہلے قُربانی کا گوشت کھائے یہ مستحب ہے قُربانی کا گوشت کافر اور بدعقیدہ کو نہ دے۔

قُربانی کی کھال چمڑا، جھول، رسی، ہار سب صدقہ کر دے، چمڑے کو خُود اپنے کام میں لا سکتا ہے مثلاً ڈول بنانا، جانماز بچھونا وغیرہ، لیکن بیچ کر قیمت اپنے کام میں لانا جائز نہیں اور اگر بیچ دیا تو اُس کی قیمت کو صدقہ کرنا واجب ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فتویٰ حضرت علامہ مفتی ابوالبرکات

سید احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ بانی دار العلوم مرکزی انجمن حزب الاحناف لاہور

سوال:- بکرے کے کپورے حرام ہیں۔ یہ فتویٰ رضوان میں شائع ہوا ہے مگر اس کے متعلق کوئی حدیث شائع کیجئے بعض لوگ حدیث کا مطالبہ کرتے ہیں (مستری نبی بخش رحیم یار خان)

جواب:- بکرے وغیرہ حیوانات ماکول اللحم (جن جانوروں کا گوشت کھانا حلال ہے) کے (۱) کپورے اور دم مسفوح (خون جاری) اور نر[۳] و مادہ کی شرم گاہ اور غدود[۵] اور مثانہ[۶] (پھکنا) اور پتہ[۷] مکروہ تحریمی یعنی قریب الحرام ہیں اور خون کی حرمت قطعی ہے۔ بدائع الصنائع میں علامہ ملک العلماء علاء الدین ابوبکر کاسانی حنفی (المتوفی ۵۸۷ھ) فرماتے ہیں۔ فالذی یحرم اکلہ منہ سبعۃ الدم المسفوح والذکر والانثیان والقبل الغدہ والمثانۃ والمرارۃ لقولہ عز وجل ویحل لہم الطیبات و یحرم علیہم الخبائث وھذہ الاشیاء السبعۃ مما تستخبثہ الطباع السلیمۃ فکانت محرمۃ۔ اور حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری وغیرہ میں ان چیزوں سے کراہت کی۔ حیث قال کرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الشاۃ الذکر والانثیین والقبل والغدہ والمرارۃ والمثانۃ والدم فالمراد منہ کراھۃ التحریم الخ۔ اور پنجاب میں وبا عام پائی جاتی ہے اکثر جگہ کپورے بے تکلف کھاتے ہیں حالانکہ حرام ہیں اور ستم ظریفی یہ کہ کپورے جس کڑاہی میں تلتے ہیں اسی میں کباب اور تکیہ بھی تلتے ہیں۔ کپوروں کا عرق جب کباب وغیرہ میں ملا وہ بھی مکروہ و حرام ہو گیا۔ مولیٰ کریم حرام خوری سے بچائے۔

(ماہنامہ رضوان ۷/۱۴، نومبر ۱۹۵۴ء)

F+A0160